سوال

(303) کوڑھی والے جسم کا گلنا سڑنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں پر یہ کہاوت مشہور ہے کہ کوڑھی (یعنی: جس کے جسم پر سفیدی آگئی ہو) مرنے کے بعد سڑتا گلتا نہیں اور اس کے ناخن بال بڑھتے جاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ کہاوت غلط اور بے اصل ہے۔ ہاں صحیح حدیثوں سے انبیاء کرام کے متعلق ثابت ہے کہ ان کے جسم اطہر محفوظ رہتا ہے ''وَألحق ابن عبدالبر بهم الشهداء، والقرطبي والوذن المحتسب، ومراد غيره الصديقين والعلماء العاملين وحامل القرآن العامل به، والمرابط، والميت بالطاعون صابرا محتسبا، والمكثر من ذكر الله المحبين له، فتلك عشرة كاملة،، (زرقانی علی الموکا 82/2).(محدث دہلی)

مرد کے کفن میں تین مسنون کپڑے یہ ہیں۔ (1) لفافہ۔ (2) ازار۔ (3) رداء۔ لفافہ بھی رداء یعنی: چادر ہی ہے اور ازار بھی چادر نما ہوتا ہے۔ اس لیے ان تینوں کپڑوں کو تین لفافوں یعنی: چادروں کے ساتھ بھی تعبیر کردیا کرتے ہیں۔ بہر حال تین چادریں یا تین لفافے یا لفافہ، رداء، ازار سب کا ایک ہی مقصد ہے۔

سنت سے مراد وہ طریقہ ہے: جس پر آپ ﷺ نے عمل کیا ہو یا آپ سے قولاً یا تقریراً ثابت ہو۔ اور جائز سے مراد مباح محض ہے جس کے کرنے میں مواخذہ شرعی نہیں۔ نہ ترک پر پکڑ۔ جائز و مباح کے مقابلہ میں سنت سے مراد آپ ﷺ کا طریقہ مسنونہ ہے۔ عورت کو کفن میں پانچ کپڑوں سے زائد چھوٹاں کپڑا، اور مرد کے کفن میں تین سے زائد چوتھا کپڑا حدیث سے ثابت نہیں، اوپر سے اوڑھا کرلے جایا جانے والا مصلی یا چادر محض ایک رواجی چیز ہے جس کو جنازہ پڑھانے والے میاں مولویوں نے اپنے فائدہ کے لیے نکال لیا ہے۔ شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، ویسے اس کو کوئی خیرات دینا چاہے تو دے سکتا ہے، مگر اس کا کفن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

عبیداللہ رحمانی (7 8 1965ء) (الفلاح بھیکم پور گونڈھ علامہ عبیداللہ رحمانی نمبر ج: 3 ش 4: 11 1 2 جون تا ستمبر 1994ء 1415ھ)

مسلمانوں کا قبرستان پرانا ہو یا نیا، بہر حال دیدہ دانستہ اس کو آبادی کے لیے استعمال کرنا یعنی: اس کے حصے میں کہ جہاں مردے دفن کئے گئے ہوں رہائش مکان بنانا درست نہیں ہے۔ ارشاد: ''لا تجعلوا بیوتکم قبورا،،.

حکومت کی طرف سے تقسیم ہونے والا دان لینا جائز ہے یہ حق غریبوں کا ہے۔ غیر ضرورت مندوں کو نہیں لینا چاہیے باوجود ضرورت مند ہونے کے اگر بغیر رشوت نہ ملے تو ملنے پر اس

میں سے کچھ مرتشی عملہ کو دے سکتا ہے۔

آیت مسؤل عنہا اعداء سے مراد کافر ومنافق ہیں اور دوستی سے مراد ایسا تعلق ولگاؤ ہے جس سے عام مسلمانوں کو اور اسلام کو نقصان پہنچےاپنے اندر معاشرہ پر برا اثر اوراپنے اخلاق اسلامی خراب ہوں ظاہری خوش خلقی مراد نہیں ہے۔ واللہ اعلم

عبیداللہ رحمانی (1 3 1995ء) (الفلاح بھیکم پور گونڈھ علامہ عبیداللہ رحمانی نمبر ج: 3 4ش: 11 12 14جون تا ستمبر 1994ء 1415ھ)

والدین یاکسی بھی مردہ کو ایصال ثواب کا بہتر طریقہ ان کے حق میں دعائے مغفرت اور صدقہ وخیرات کرنا ہے۔حج کی وسعت ہوان کی طرف سے حج کردینا ہے۔ صدقہ وخیرات کی بہت صورتیں ہیں: ضرورت کی جگہ کنواں تعمیر کرادینا، دینی مدرسہ یا مسجد بنوادینا، یا اس کی تعمیر میں جزوی حصہ لینا، مسافر خانہ بنوادینا، مسجد، دینی مدرسہ میں بجلی فٹ کردینا۔ دینی مدرسہ میں دینی کتابیں خرید کروقف کردینا، یادینی کتاب کی اشاعت میں حصہ لیناوغیرہ۔ عبیداللہ رحمانی، مبارکپوری 22 9 1386، 4 1 1967ء

(مکتوب بنام محمد فاروق اعظمی)

ضلع بستی کے ذکر کردہ کئی گاؤں میں یک طرفہ بلوہ، قتل وغارت، سلب ونہب اور حرق کے جو دلفگار و دردناک حادثات ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مظلوموں کی مدد فرمائے اور ظالموں کو تباہ برباد کردے۔ آمین درحقیت یہ واقعات نتیجہ ہیں باہمی اختلاف وبد عملی کا ثرہ ہے جب الدنیا کراہیۃ الموت کا۔

اسلام نے مدافعت اور بچاؤ کرنا فرض عین قرار دیا ہے پس ''من قتل دون دمہ فہو شہید ومن قتل دون مالہ فہو شہید،، کی روشنی میں کتوں اور بلیوں اور چوہوں کی مت مرنے سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ حملہ آوروں کی جہنم رسید کرکے بہادرانہ موت مرجائے۔

آپ لوگوں کا کام تشجیع ہونا چاہیے مرثیہ خوانی اور ماتم ونوحہ خانی وشکوہ شکایت نہیں۔ عبیداللہ رحمانی (10 4 1965ء) (الفلاح بھیکم پور گونڈھ علامہ عبیداللہ رحمانی نمبر ج: 3 4ش: 11 12 13 14، 1994ء 1415ھ)

ج: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے بھی قبر کا اپنی زندگی میں کھدوانا ثابت ہیں، اورنہ جو بھر وانا اور اس کو صدقہ کرنا۔ اس لیے یہ رسم فضول اور بدعت ہے۔ عبیداللہ رحمانی مبارکپوری دارالحدیث رحمانیہ دہلی 1366ھ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔ کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 461

محدث فتویٰ